

رمضان کی مبارک آمد

امام حسن البنا شہیدؒ

رمضان ایک نادر موقع ہے جو سال میں صرف ایک دفعہ میسر آتا ہے۔ اب ہمارے اور اس مبارک مہینے کے درمیان چند ہی دن باقی ہیں۔ یہ مہینہ شروع ہوتے ہی آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر مزید برکتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اس ماہ مبارک کے شب و روز میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر خصوصی نظرِ کرم فرماتا ہے، اُن کی دعائیں قبول فرماتا ہے، اطاعت گزاروں کے ثواب کو دُگنا کرتا ہے، اور گنہگاروں اور خطاکاروں سے درگزر فرماتا ہے۔

نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب رمضان آنے لگتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، سرکش شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی یہ آواز لگاتا ہے: اے بدی کے طلب گار! رک جا اور اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ۔ (بخاری)

ماہِ صیام ایسے حالات میں طلوع ہو رہا ہے کہ جب مسلمان گونا گوں مسائل کا شکار ہیں جن کا مقابلہ کرنا اللہ کی اُس تائید و نصرت کے بغیر ممکن نہیں ہے، جس کا اس نے اپنے مومن بندوں سے وعدہ فرمایا ہے:

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (الحج ۲۲: ۴۱)

○ امام حسن البنا کے مختلف مضامین کا مجموعہ خواطرِ رمضانِ نبیہ سے انتخاب۔ ترجمہ: سمیع الحق شہر پاور

آج مسلمانوں کے سامنے وادی نیل کا مسئلہ ہے، فلسطین و جزائر عرب کا مسئلہ ہے، پاکستان، ریاست حیدرآباد اور ہندستان میں مسلم اقلیت کے مسائل ہیں۔ ان کے علاوہ یورپ اور افریقہ میں مسلمانوں کو درپیش لاتعداد گھبرمسائل ہیں، جن سے نکلنا تائیدِ خداوندی کے بغیر ممکن نہیں، اور اللہ کی نصرت، معصیت سے نہیں بلکہ اطاعت سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

لہذا، اس عظیم موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے کمر بستہ ہو جائیے۔ دلوں کو آلائشوں سے صاف کیجیے، اپنے نفس کو آمادہ کیجیے، دل و جان سے رمضان کا استقبال کیجیے، کثرت سے توبہ و استغفار کا اہتمام کیجیے اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ جڑے رہیے، تاکہ اللہ آپ کے ساتھ رہے۔ جب اللہ آپ کے ساتھ ہوگا تو وہ آپ کی نصرت فرمائے گا اور اللہ کی مدد شامل حال ہو تو کوئی آپ پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ (۲ جولائی ۱۹۳۸ء)

عبادت کی حکمت

اسلام میں جو اعمال اور عبادات فرض یا واجب کی گئی ہیں، ان میں ایک حکمت پوشیدہ ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے بندوں پر خصوصی مہربانی کرتے ہوئے ان کے لیے وہی اصول و ضوابط مقرر فرمائے ہیں، جو بندوں کی کامیابی اور سعادت کا موجب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول عبادت کا سب سے اہم اور بنیادی قاعدہ، خلوص نیت اور حضورِ قلبی ہے۔ اگر عبادت کا بنیادی محرک رضائے الہی نہ ہو تو نہ اس عبادت کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ثواب، بلکہ حدیث نبویؐ کے مطابق: کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ اسلام عبادت گزاروں کو مشقت میں نہیں ڈالتا بلکہ عبادت میں آسان شرائط کے ساتھ رخصت بھی فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی بیمار ہے تو اسے روزہ نہ رکھنے کی آزادی ہے کہ تندرستی کے بعد رکھے، یا اگر تندرستی کی امید نہیں ہے تو فدیہ ادا کرے۔ یہ بھی یاد رہے کہ بلا عذر عبادت سے محرومی ابدی محرومی ہے۔

تیسرا اہم پہلو یہ ہے کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر ان تمام عبادت کے

گہرے اثرات مرتب ہونے چاہئیں۔ یہ فرائض محض عبادت برائے عبادت نہیں، بلکہ اُخروی فلاح کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی پر ان کے اثرات و فوائد کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اسلام نے کوئی ایسا عمل فرض نہیں کیا، جس کے نتائج انسانی کی عملی زندگی میں ظاہر نہ ہوں۔ شریعت نے اگر کسی چیز کا حکم دیا ہے تو وہ سراسر خیر ہی ہوتا ہے اور بندوں کی زندگی پر اس کا براہ راست مثبت اثر ہوتا ہے، اور اگر کسی عمل سے منع کیا ہے تو اس لیے کہ وہ انسانی زندگی کے لیے ضرر رساں ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

(پس آج یہ رحمت اُن لوگوں کا حصہ ہے) جو اُس پیغمبر، نبی اُمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی اختیار کریں، جس کا ذکر انھیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انھیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، اُن کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے، اور اُن پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو اُن پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ (اعراف: ۱۵۷)

میں مسلم حکومتوں سے گزارش کروں گا کہ وہ دیگر ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کی طرح رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھنے والوں کے لیے بھی کڑی سزا مقرر کریں تاکہ کسی کو اس ماہ مقدس کی حرمت پامال کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اس ضمن میں چند سرکاری محکموں سے اپنے ذیلی اداروں کو رمضان کے احترام پر مشتمل ایسی رسمی ہدایت جاری کر دینا کافی نہیں ہے جس کی نہ پیروی کی جاتی ہے اور نہ مخالفت کرنے پر کوئی سزا ہی دی جاتی ہے۔ حکومت اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اس حوالے سے ٹھوس اقدامات اٹھائے۔ (۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء)

نیکیوں کا موسم بہار

اسلام میں عبادت کی حیثیت ٹیکس یا جرمانے کی نہیں کہ جسے ادا کر کے کوئی بوجھ اتارنا مقصود ہو، بلکہ اسلامی عبادات رب اور بندے کے درمیان ایک مقدس روحانی تعلق کی ایک علامت ہیں۔ اس سے ان کے دلوں میں ایک سردی نور پیدا ہوتا ہے، جو ان کے گناہوں، وسوسوں اور اندیشوں کے خاتمے کا سبب بنتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ انسان کی تکریم و عزت ہے کہ خاکی ہونے کے باوجود وہ ان عبادات کے ذریعے رب ذوالجلال کے ساتھ مناجات کر سکتا ہے۔

رمضان کا مہینہ اطاعت و عبادات کا موسم بہار ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بندوں کے شب و روز کو مزین فرماتا ہے اور یہی اس مہینے کے حسن و جمال کا سبب ہے۔ اطاعت گزاری تو ہر وقت ایک مطلوب صفت ہے لیکن رمضان میں اس کی قدر و قیمت اور حسن میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس مہینے کی سب سے اہم عبادت روزہ ہے۔ روحانی اعتبار سے یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کو، اپنے نفس، فکر، ارادہ اور اپنی سوچ و شعور کا محور بنانے کو تقویٰ کہتے ہیں اور روزہ اس کا بہت بڑا محرک ہے۔

قرآن سے خصوصی تعلق

اس مہینے میں قرآن کے ساتھ خصوصی تعلق جوڑنا چاہیے اور کثرت سے کلام پاک کی تلاوت کرنی چاہیے کیونکہ یہ قرآن کا مہینہ ہے۔ جبریل امینؑ خصوصی طور پر رمضان میں آکر حضور پاکؐ سے قرآن سنتے تھے۔ زندگی کے آخری برس آپؐ نے دو دفعہ جبریلؑ کو قرآن سنایا۔ یہ وہی قرآن ہے جو صحابہ کرامؓ اور ہمارے اسلاف کے پاس موجود تھا۔ ہم بھی اسے اسی طرح پڑھتے اور سنتے ہیں جس طرح وہ سنتے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ قرآن نے اس طرح ہماری زندگی کو نہیں بدلا جس طرح صحابہ کرامؓ کی زندگی کو بدلا تھا؟ اس سے ہمارے اخلاق و معاملات میں وہ تبدیلی کیوں نہیں آتی جو ان کی زندگی میں آئی تھی؟

یہ اس لیے کہ انہوں نے اس کتاب کو مضبوط ایمان کے ساتھ قبول کیا، تدبر کے ساتھ اس کو پڑھا، اس کے احکام کو نافذ کیا اور اپنے آپ کو مکمل طور پر اس کے سپرد کر دیا۔ آپ اور ہم بھی ان کی طرح بن سکتے ہیں، اگر اس کتاب پر ان کی طرح ایمان لے آئیں۔ ان کی طرح اس کے مطابق چلیں، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام مانیں، اس کی آیات میں غور و فکر کریں۔ اس کے احکام کو نافذ کر دیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں۔ تو کیا ہم اس کے لیے تیار ہیں؟

صدقہ اور کثرت سے استغفار

کثرت سے صدقہ اور غریبوں اور مساکین کی مدد کرنا بھی اس مہینے کے امتیازی اعمال میں سے ہے۔ نبی پاکؐ جو دوستی کے پیکر تھے لیکن اس مہینے میں آپؐ کی سخاوت تیز ہوا کی مانند ہو جاتی تھی۔

اسی طرح دعا اور کثرت سے استغفار بھی اس ماہ کی خصوصی عبادات میں شامل ہے۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مانگنے والوں کے لیے دروازے کھول دیتا ہے، اور توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ روزے داروں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ لہذا میرے مسلمان بھائیو! کہیں اس مہینے کی مبارک راتیں اللہ کی رحمتیں سمیٹے اور اُس کی رضا حاصل کیے بغیر نہ گزر جائیں۔

آج جب ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے، اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو روح کی تسکین کا سامان بنایا۔ اس میں دن کو روزہ رکھ کر تمام دنیاوی لذتوں اور لغو کاموں اور باتوں سے اجتناب کیا جاتا ہے اور رات کو اٹھ کر اللہ کے حضور طویل قیام اور تلاوت قرآن سے اپنے دلوں کو منور کیا جاتا ہے اور روح کو تسکین پہنچائی جاتی ہے۔

میرے عزیز بھائیو! اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلے ہی دن سے مضبوط ارادے کے ساتھ اس مدرسے میں داخل ہو جائیے۔ ہر وقت اپنی توبہ کی تجدید کرتے رہیے۔ غور و فکر کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کیجیے۔ اپنے نفس کو روزے کے فوائد سے روشناس کیجیے۔ جتنا ممکن ہو قیام اللیل کا اہتمام کیجیے۔ زیادہ سے زیادہ ذکر و فکر میں وقت گزاریں۔ اپنی روح کو مادیت کے فتنے سے بچائیے اور کوشش کیجیے کہ اس ماہ مبارک سے متقی بن کر نکلیں۔ (۱۷ نومبر ۱۹۳۶ء)

ترجمان کے کرم فرماؤں سے ضروری اپیل

- براہ مہربانی ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ وی پی پی واپس نہ کریں۔ خریداری یا آرڈر منسوخ کرانا ہو تو قبل از وقت مطلع فرمائیں۔ وی پی پی واپس کرنے سے ادارہ کو نقصان ہوتا ہے۔
- ادارہ سے خط کتابت کرتے وقت اپنا ”حسریداری نمبر“ ضرور تحریر کیجیے۔

شکر

مینیجر ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن